© rasailojaraid.com

شذرات

سوانح امام زفرؒ

گزشتہ سے پیوستہ

کسی بھی عالم کی بری سیاست اس کے علم کی نشر و اشاعت اور معاشرہ کا اس سے استفادہ کو محروم بنا دیتی ہے اگر یوسف سمتی لوگوں کے معاشرہ اور ان کی سیاست میں امام ابوحنیفہؒ کی وصایا کو لیتے تو اس کو کوئی ایذاء نہ پہنچتا نہ ان کے دین پر کوئی طعنہ کیا جاتا اور نہ ہی بدعت قطعیہ سے ان کو منسوب کیا جاتا یہ ان باتوں کے شرح کی جگہ نہیں ہے، امام ابوحنیفہ کی یوسف سمتی کو وصیت کتاب مناقب میں مدون ہے اور ان کی تحقیق کے لئے کھڑا ہوگیا۔ پروفیسر غیور مفضال شیخ ابراہیم مختار زیلعی جبرتی حفظہ اللہ اور یہ سید مصطفیٰ بابی حلبی کی مطبع میں مطبوعہ ہے اور یہ برگزیدہ وصایا میں سے ہے اگر کوئی لوگوں میں ان کے معاشرہ اور سیاست میں ارشاد کے لئے کھڑا ہو جائے تو اس وصیت سے اپنے ارشاد اور تعلیم میں کامیاب ہو سکتا ہے صیمری نے عبداللہ بن محمد اسدی سے اس نے ابوبکر دامغانی سے اس نے طحاوی سے اس نے ابوثور اس نے سلیمان بن عمران سے اس نے اسد سے کہ امام زفر بصرہ میں آئے پھر اس کی مسجد میں داخل ہوئے اس کے پاس اصحاب تابعین کا حلقہ جمع ہوگیا۔

تحقیق میں امام زفر مجتہد مطلق کے درجہ کو پہونچے ہوئے تھے
اگرچہ وہ امام ابوحنیفہ کی طرف انتساب کو محفوظ رکھتے تھے۔

اس کے بعد کہ امام زفر امام ابو یوسف کے ساتھ ایسے تھے جیسے اجتہاد میں دو برابر کے شہسوار تو مخالفت کے لئے کوئی وجہ نہیں رہتا کہ امام زفر مجتہدین فی المذہب میں شمار ہوتا ہے جس کی تحقیق کو واضح کیا اس گمان میں وہ گھرا ہے جس نے امام زفر کی اپنے شیخ امام ابوحنیفہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے اکثر اقوال میں موافقت پائی جاتی ہے حالانکہ یہ موافقت امام اعظم کے اقوال کے ساتھ دلیل محکم کی معرفت پر مبنی ہے یہ تقلید نہ تھی۔

ابن ابی العوام نے کہا کہ مجھے حدیث کی محمد بن احمد بن حماد نے اس نے کہا میں نے سنا محمد بن شجاع سے اس نے کہا سُنا میں نے ابو عاصم بن ضحاک بن مخلد سے کہتے ہوئے کہ میں نے زفر سے سُنا کہتے ہوئے کہ میں نے امام ابو حنیفہ کے کسی قول کی مخالفت نہیں کی مگر اسے کہنے والے امام ابو حنیفہ ہوتے تھے اور حدیث کی ابن ابی العوام نے طحاوی سے اس نے ابن ابی عمران سے کہ میں نے سنا سوار بن عبداللہ عنبری قاضی سے یعنی حفید سے کہتے ہوئے کہ میں نے سُنا ابو عاصم سے کہتے ہوئے کہ کہا زفر بن ہذیل نے کہ میرے یہ تمام اقوال مجھ سے پہلے امام ابو حنیفہ کے قول ہیں پھر وہ چند اشیاء پر واقف ہوئے جن پر مجھے وقوف نہ ہوا۔ پھر امام ابو حنیفہ نے اپنے کچھ پچھلے اقوال کی مخالفت کی اور میں ان پر ثابت رہا کہا احمد بن ابو عمران نے کہ میں نے اس سے انکار کیا پھر میں محمد بن شجاع کے پاس آیا میں نے یہ بات ان سے کہی تو اس نے مجھ سے کہا کہ اپنی جگہ بیٹھے رہو پھر وہ اپنی منزل میں داخل ہوا اور نکلا اس حالت میں کہ ان کے ہاتھ میں کتاب تھی پھر اس کتاب سے اس نے میری یہ حکایت پڑھی ابو عاصم سے جس طرح میں نے سنا تھا سوار عنبری سے میں ... میں ہے کہ یحییٰ بن اکثم نے اپنے والد سے روایت کی اس نے سُنا امام زفر سے یہ کہتے تھے کہ میں نے امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد ان سے مخالفت کی جرأت نہ کی کیونکہ اگر میں نے ان کی زندگی میں مخالفت کی اور میں نے دلیل کو ظاہر کیا تو وہ فوراً حق ظاہر کرکے مجھے الزام دیتے اور مجھ کو اپنے قول کی طرف لوٹا دیتے تھے لیکن ان کی وفات کے بعد میں کیسے ان کی مخالفت کروں؟ اگر وہ زندہ ہوتے اور حجت پیش کرتے تو مجھے اپنے قول کی طرف لوٹا دیتے۔ یہ تقلید نہیں ہے بلکہ جس کا علم نہیں ہے اس سے سکوت ہے اور دلیل کی طرف اطمینان ہے۔ اور جس کو وہ جانتا ہو اس میں دلیل کے لئے فہم صحیح ہے اور بعینہ اجتہاد ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اپنے شاگردوں کو تقلید سے روکتے تھے اور ان کو اس کا حکم فرماتے تھے کہ ان کے پاس اگر دلائل ہیں تو ان کو لائیں پھر ان میں مناقشہ کرتے تاکہ حق اپنے نصاب میں مقرر ہو جاتا اور امام صاحب کے ساتھیوں اور تلامذہ کا بڑا مقام تھا دلائل کے لانے اور مسائل کی تحقیق میں بلکہ امام ابو حنیفہ یہ فرماتے کہ کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ میرے قول پر دلیل جانے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے سوا فتویٰ نہ دے ۔ اس کے باوجود امام زفر کے لئے اصول اور فروع میں مخالفات ہیں جو کہ قوم کی کتابوں میں جمع شدہ ہیں تو پھر امام زفر کا اپنے استاد کے سامنے ادب کرنا اور اس کی طرف انتساب کرنا اور ان کے آداب کو لحاظ رکھنا یہ سب باتیں امام زفر سے اجتہاد مطلق میں مقام کو کم نہیں کرتیں باوجود اس کے کہ وہ قیاس میں تیز تھے اور دلائل میں ان کا حافظہ قوی تھا اور حدیث کو محفوظ رکھتے تھے جس طرح اس کا ابن حبان جیسے لوگوں نے اقرار کیا ہے اور زفر کی ورع سب کے پاس معروف ہے اللہ ان سے راضی ہو اور ان کے اساتذہ اور ساتھیوں سے سب سے راضی ہو ۔

امام زفر کے لئے سترہ مسائل ہیں جس پر مذہب میں نقاد مذہب کے ہاں فتویٰ دیا جاتا ہے اس میں سید احمد حموی اشباہ نظائر کتاب کے شارح نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام "عقود الدرر فیما یفتی بہ فی المذہب اقوال زفر" رکھا ہے اور اس کی شیخ عبدالغنی نابلسی نے شرح لکھی ہے اور ابن عابدین شامی نے ان کی تلخیص کی ہے ۔ امام زفر کے انفرادات مسائل میں نسفی کی منظومہ میں مدون ہیں اور ابوزید دبوسی نے تاسیس النظر میں ایک خاص فصل میں اصول اور فروع میں مخالفات کی طرف اشارہ کیا ہے جس طرح اس کے مخصوص آراء کی اصول فقہ کی کتابوں میں اشارہ کیا گیا ہے جس طرح اتقانی کی شامل اور زرکشی کی بحر اور شروح اصول بزدوی میں خاص طور پر ۔

© rasailojaraid.com